PEMRA

پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی (پیمرا)، اسلام آباد

نمبر......13(83)/OPS/015/ مورخہ: 12 مئی 2016ء

چیف ایگزیکٹو آفیسر،

میسر سنٹرل میڈیا نیٹ ورک (پرائیویٹ) لمیٹڈ، (چینل ۔24)،

لاہور۔

اظہارِ وجوہ نوٹس

پروگرام "کھرا سچ" میں محترم چیف جسٹس آف پاکستان کے متعلق غیر ذمہ دارانہ و غیر پیشہ وارانہ گفتگو نشر ہونے پر پیمرا کا چینل ۔24 کو 19 مئی 2016ء تک جوابدہی کا حکم

جیسا کہ چینل ۔24 کے پروگرام "کھرا سچ" مورخہ 6 مئی 2016ء میں میزبان مبشر لقمان نے محترم چیف جسٹس آف پاکستان کے بارے میں مندرجہ ذیل الفاظ استعمال کیے:

"۔۔۔اب اگر آج میں ۔۔۔ساروں کے آگے یہ بتاؤں کہ جسٹس جمالی صاحب کے صاحبزادے جو ہیں اُنہوں نے کراچی میں کتنے گھر خریدے ہیں ۔۔۔پچھلے چند دنوں میں تو ۔۔۔میں آپ کو گارنٹی دے رہا ہوں ۔۔۔میں توہین عدالت کے زمرہ میں آجاؤں گا ۔۔۔میں پیمرا میرا یہ ban کردے گی ۔۔۔تو میں ابھی بتا نہیں رہا ۔۔۔ ابھی میں صرف بتا رہا ہوں یہ آنے والی ہیں ۔۔۔خبریں تھوڑے دنوں میں ۔۔۔کہ کس کس کا بیٹا، کون کون، کہاں کہاں ۔۔۔پڑا ہے ۔۔۔"

۲۔ اس وڈیو کلپ کو دیکھنے اور سُننے کے بعد یہ بات سینئر آئینی و قانونی ماہرین کے مطابق آئین کے آرٹیکل 19 اور 204 کی روح کے خلاف ہے، جس کے مطابق اس بات کی ممانعت ہے کہ خبر یا تبصرہ کے دوران کسی لفظ یا لب و لہجے سے عدلیہ اور فوج پر بہتان تراشی یا اُن کی پیشہ وارانہ ذمہ داریوں کے بارے میں بلواسطہ یا بلاواسطہ تضحیک کا پہلو نکلتا ہو۔ بغیر کسی تصدیق کے کسی بھی شخص کی ساکھ کے بارے میں یا اُن کی پیشہ وارانہ دیانت کے بارے میں لوگوں کے ذہنوں میں شکوک و شبہات اُبھارنا اور خصوصاً جہاں پر محترم چیف جسٹس آف پاکستان کی ذات کا معاملہ ہو آئین کے آرٹیکل 19 اور 204 اور پیمرا کے الیکٹرانک میڈیا ضابطۂ اخلاق کی شق 3(1)(e) کے بھی خلاف ہے۔

۳۔ علاوہ ازیں اس طرح کی خبر یا تبصرہ نشر کرنا اعلیٰ عدلیہ کے مندرجہ ذیل احکامات کی بھی صریحاً خلاف ورزی ہے۔ جس کے تحت آئین میں مجوزہ طریقہ کار کے علاوہ اعلیٰ عدلیہ کے بارے میں کوئی ایسی بات کسی بھی فورم پر نہیں کی جا سکتی جس سے عدلیہ کا وقار مجروح ہوتا ہو۔

ا۔ سندھ ہائی کورٹ، تاریخ 24 جون 2014ء، سول سوٹ نمبر 1014/2014, بنام اے آر وائی کمیونیکیشن بمقابلہ فیڈریشن آف پاکستان وغیرہ

<u>"...However, the plaintiff shall not telecast any derogatory, defamatory and /or incriminating remarks, in any manner whatsoever, against the superior judiciary of Pakistan directly or indirectly or in ambiguous terms and it would be</u>

appreciated if the topic of the superior judiciary of Pakistan is not brought up in any program of the plaintiff .The term superior judiciary shall include the retired members of the superior judiciary as well..."

۴۔ سپریم کورٹ کے نافذ کردہ الیکٹرنک میڈیا ضابطۂ اخلاق کے مطابق چینل پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اگر کوئی بھی براہ راست پروگرام نشر کرتا ہو تو مؤثر تاخیری وقت کے آلات کا استعمال کیا جائے تا کہ کوئی ضابطۂ اخلاق کے منافی مواد نشر نہ ہو۔ چینل کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ ادارہ جاتی نگران کمیٹی تشکیل دی جائے تا کہ ایڈیٹوریل کنٹرول بہتر ہو۔ تاہم مذکورہ بالا تبصرہ نشر ہونے سے ثابت ہوتا ہے کہ چینل نے نشریات میں تاخیری وقت کے مؤثر آلات نصب نہیں کیے ہوئے اور اگر کیے ہیں تو اس کے استعمال سے دانستہ طور پر گریز کر رہا ہے۔ مزید برآں ایسا تبصرہ نشر ہونا چینل کی ادارہ جاتی نگران کمیٹی کی پیشہ وارانہ ذمہ داریوں سے روح گردانی کا عکاس ہے۔

۵۔ جبکہ چینل کا یہ عمل پیمرا آرڈیننس 2002، پیمرا (ترمیمی) ایکٹ 2007 کے سیکشن 20(c)، پیمرا قوانین (Rules) 2009 کی شق 15(1)، پیمرا (ٹیلیویژن براڈکاسٹ اسٹیشن آپریٹرز) ریگولیشن 2012 کی ریگولیشن 18(c) اور الیکٹرانک میڈیا کوڈ آف کنڈکٹ 2015 کی شق 3(1)(e), 5 اور 17 کی بھی خلاف ورزی ہے۔

۶۔ لہٰذا بذریعہ اظہارِ وجوہ نوٹس ہذا چینل ۔24 سے سات (07) یوم یعنی مورخہ 19 مئی 2016ء سہ پہر 4 تک جواب طلب کیا جاتا ہے کہ وہ اس بات کی وضاحت کرے کہ کیوں نہ اس کے ٹی وی چینل پر اعلیٰ آئینی منصب پر فائز شخصیت کے بارے میں اس قسم کی غیر ذمہ دارانہ گفتگو کرنے پر سخت کارروائی کی جائے۔ چینل ۔24 اپنے جواب میں یہ بھی واضح کرے کہ آیا وہ اپنے دفاع میں ذاتی شنوائی کا خواہشمند ہے یا نہیں۔ مقررہ تاریخ، 19 مئی 2016ء سہ پہر 4 بجے تک جواب نہ ملنے کی صورت میں پیمرا یکطرفہ کارروائی کرنے کا مجاز ہوگا۔

۷۔ نوٹس ہذا مجاز اتھارٹی کی منظوری سے جاری کیا گیا۔

محمد طاہر
جنرل منیجر (آپریشنز)

کاپی برائے اطلاع:

i) اے جی ایم چیئرمین آفس۔
ii) ڈائریکٹر جنرل (لائسنسنگ)۔
iii) ریجنل جنرل منیجر (لاہور)۔
iv) جنرل منیجر (مانیٹرنگ)۔
v) جنرل منیجر (میڈیا و تعلقات عامہ)۔
vi) انچارج لیگیشن۔